Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیج کے بحران کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصریحات

آج دعا کے سوا دنیا اور عالم اسلام کے امراض کا کوئی حل نہیں

ہر وہ چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہوگی وہ لازماً بالآخر ناکامی پر منتج ہوگی

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۱۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۲۴ صفر ۱۴۱۱ھ، ۱۵ تبوک ۱۳۶۹ ہش، ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۵۹

مشرق اوسط میں فساد کی اصل جڑ اسرائیل کا وجود ہے

جب تک اہل مغرب بنیادی محرکات کو دور نہ کریں گے ایسے واقعات ہوتے رہیں گے

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کیونکہ اہل اسلام کی تکلیفوں کا زمانہ ابھی لمبا چلنے والا ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - بتاریخ ۲۴ ظہور ۱۳۶۹ ہش (۲۴ اگست ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل - لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

شرق اوسط میں بدامنی کا طویل دور

"گذشتہ کئی صدیوں سے شرقِ اوسط کا علاقہ مسلسل انحطاط کا شکار ہے اور جنگوں اور بے چینیوں اور بدامنی اور کئی قسم کے کرب میں اور دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہا ہے لیکن گذشتہ چالیس سال سے خصوصیت کے ساتھ ان تکلیفوں اور بے چینیوں اور دکھوں میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی وجوہات معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن معلوم ہونے کے باوجود اُن وجوہات پر نہ مشرق کی توجہ ہے نہ مغرب کی توجہ ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ چالیس سال کے دور میں جتنی بار اِس علاقے کا امن پارہ پارہ ہوا اور اس کے نتیجے میں عالمی امن کو صدمے کے احتمالات پیدا ہوئے اُتنی ہی بار اس کے نتیجے میں جو ردّعمل مغرب نے دکھایا وہ آئندہ ایسے ہی خطرات پیدا کرنے والا ردّعمل تھا اور ایسے ہی خطرات کو بڑھانے والا ردّعمل تھا۔ ان کو دور کرنے والا نہیں تھا اور ہر ایسے تجربے سے گذرنے کے بعد شرقِ اوسط میں بسنے والے مسلمان عربوں نے جو ردِّعمل دکھایا وہ وہی ردّعمل تھا جس کے نتیجے میں وہ پہلے بارہا نقصانات اُٹھا چکے تھے اور بارہا اپنی تکالیف میں اضافہ کر چکے تھے۔ پس بار بار کے تجارب سے گذرتے ہوئے، بار بار انہیں نتائج تک پہنچنا جو پہلی مرتبہ بھی غلط ثابت ہو چکے ہیں، یہ دانشوروں کا کام نہیں لیکن بظاہر دونوں طرف دانشور بھی موجود ہیں۔ اس لئے کچھ اور وجہ ہے جس کی بناء پر یہ صورتحال سلجھنے کی بجائے مسلسل الجھتی چلی جارہی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس تمام بے چینی کی جڑ اسرائیل ہے۔ اگرچہ ہر لڑائی کے بعد مغرب نے اس کا ایک تجزیہ پیش کیا اور یہ بتایا کہ مشرقِ وسطیٰ کے لوگوں کی کیا غلطی تھی۔ اُن کے راہنماؤں کا کیا قصور تھا۔ جس کے نتیجے میں یہ سب نقصان پہنچے ہیں۔ لیکن کبھی بھی انہوں نے مرض کی جڑ نہیں پکڑی۔ اور اپنے طریقِ عمل میں اصلاح کی طرف کبھی توجہ پیدا نہیں کی۔ مثال کے طور پر اس سے پہلے جنرل ناصر کے اوپر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ عبدالناصر ایک پاگل شخص ہے۔ یہ اپنا توازن کھو بیٹھا ہے۔ اس کو علم نہیں کہ اس کے مقابل پر طاقتیں کتنی غالب ہیں اور اُن کے مقابل پر اس کی یا اس کے ساتھیوں کی، سارے عربوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جتنی دفعہ یہ جنگ کو جائے گا ہر بار ہزیمت اٹھائے گا، اور پہلے سے بدتر حال کو پہنچے گا۔ اس لئے مغربی دنیا کے تجزیئے کے مطابق ایک پاگل راہنما اُٹھا جس نے اپنے جوش کی وجہ سے تمام قوم کے دل جیت لئے مگر ہوش سے عاری تھا اِس لئے ان کی ہوش کے لئے اُس نے کوئی چارہ نہ کیا۔ نتیجۃً اس کا ہر اقدام جو اس نے اپنے دشمن کے خلاف کیا بالآخر اسی پر اور اس کے ساتھیوں پر اُلٹا اور ہر بار جب اس کا مقابلہ غیروں سے ہوا تو نہ صرف یہ کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہا بلکہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کچھ کھویا اور مسلسل کھوتا چلا گیا۔ یہی حال کچھ عرصے تک اس کے پیچھے آنے والے دوسرے راہنماؤں کا رہا۔ پس پہلے دور کا تجزیہ مغرب کے نزدیک مسلمانوں، عربوں میں سے اٹھنے والا ایک جوشیلا پاگل لیڈر تھا اور یہی تجزیہ اب صدّام حسین کے بارہ میں پیش کیا جا رہا ہے اور تمام دنیا کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جارہی ہے کہ لو ایک اور پاگل لیڈر اٹھا ہے۔ ایسا پاگل لیڈر جس کی بنیادیں صرف "ناصریت"، یعنی جنرل ناصر کے نظریات اور اس کے رویئے پر ہی مبنی نہیں بلکہ ہٹلر میں بھی پیوستہ ہیں اور "ہٹلریت" میں پیوستہ ہیں۔ جیسے نازی ازم (NAZI ISM) بھی کہا جاتا ہے۔ اصل نام تو نازی ازم ہے لیکن اس کا SYMBOL بن کر ہٹلر اُبھرا تھا۔ اس لئے ہٹلرانہ طور طریقِ عمل بھی اُسے کہا جاسکتا ہے تو یہ آج کل مغربی دنیا میں ٹیلی ویژن وغیرہ کے اُوپر بکثرت ہٹلر کے دَور کی فلمیں دکھا رہے ہیں اور اس جنگ کے ایسے واقعات پیش کر رہے ہیں۔ جس سے نازی ازم کے دور کی یادیں مغرب میں تازہ ہو جائیں اور از خود بغیر کچھ کہے وہ نازی ازم کے دَور اور اس کے محرکات کو جنرل صدّام حسین کے دور اور اس کے محرکات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ وابستہ کر دیں۔ پس یہ ان کا تجزیہ ہے لیکن کسی مغربی مفکر نے یہ نہیں کہا کہ اگر یہ واقعہ" بیمار ذہن تھے جو راہنما بن کر ابھرے تو اِن بیمار ذہنوں کو پیدا کرنے والی بیماری کون سی تھی۔ اور یہ نہیں سوچا کہ اگر بیمار سر اڑا بھی دیئے جائیں تو جو بیماری باقی رہے گی وہ ویسے ہی اَور سر پیدا کرتی چلی جائے گی اور کبھی بھی اس بیماری سے اور اس بیماری کے اثرات سے یہ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

وہ بیماری کیا ہے؟ وہ اسرائیل کا قیام اور اس کے بعد مغرب کا مسلسل اسرائیل سے ترجیحی سلوک ہے۔ جب بھی کسی دوراہے پر اسرائیل کے مفاد کو اختیار کرنے یا مسلمان عرب دنیا کے مفاد کو اختیار کرنے کا سوال اٹھا تو بلا استثناء ہمیشہ مغرب نے اسرائیل کو فوقیت دینے کی راہ اختیار کی اور مسلمان دنیا کے مفادات کو ٹھکرا دیا۔ پس اس بیماری کا خلاصہ ایک عرب شاعر نے اپنے ایک سادہ سے شعر میں یوں بیان کیا ہے کہ

مَنْ کَانَ یُلْبِسُ کَلْبَہٗ شَیٌٔ وَّ یَقْنَعُ لِیْ جِلْدِیْ
مَا اَلْکَلْبُ خَیْرٌ عِنْدَہٗ مِنِّیْ وَخَیْرٌ مِنْہُ عِنْدِیْ

کہ وہ شخص جو اپنے کتّے کو تو پوشاکیں پہناتا ہو اور میرے لئے میری جلد کافی سمجھتا ہو، بلاشبہ اس کے لئے کتّا مجھ سے بہتر ہے اور میرے لئے کتّا اس سے بہتر ہے۔

بعینہٖ یہی مرض کی آخری تشخیص ہے۔ عرب دنیا کے دل میں یہ بات ڈوب چکی ہے اور اُن کا یہ تجزیہ حقائق پر مبنی ہے کہ مغرب اپنے کتّوں کو تو پوشاک پہنائے گا لیکن ہمیں ننگا رکھے گا اور یہ صورتحال اسرائیل اور عرب موازنے میں پوری طرح صادق آتی ہے۔

حالیہ صورتِ حال کے محرکات

پس مغرب کا ردّعمل ایسے مواقع پر ہمیشہ یہ ہوا کہ اس جاہل عرب دنیا سے بچنے کے لئے اور اس کے نقصانات سے دنیا کو بچانے کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ اسے پارہ پارہ کر دو، ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور آئندہ کے لئے اس کے اٹھنے کے امکانات کو ختم کر دو۔ یہ ویسا ہی تجزیہ ہے گو اُتنا ہولناک نہیں اور اتنا مجرمانہ نہیں جتنا پہلی جنگِ عظیم کے بعد کیا گیا اور پھر دوسری جنگِ عظیم کے بعد کیا گیا۔ دونوں صورتوں میں وہ تجزیہ ناکام رہا۔ وہ بنیادی محرّکات جو نازی ازم کو پیدا کرتے ہیں یا "ناصریت" کو پیدا کرتے ہیں یا "صدامیت" کو پیدا کرتے ہیں۔ جب تک اُن محرّکات پر نظر ڈال کر اُس مرض کی صحیح تشخیص کر کے اُس کے علاج کی طرف متوجہ نہ ہوا جائے، بار بار وہ سر اٹھتے رہیں گے جو کاٹے بھی جاتے رہیں گے اور دوسرے سروں کے کٹنے کا موجب بھی بنتے رہیں گے اور یہ پھوڑا پکتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ جب مغرب کی طاقتور حکومتوں کے اختیار سے باہر نکل جائے۔ صدام حسین کو جو طاقت دی گئی ہے یہ بھی دراصل مغربیت کی ناانصافی کا ایک مظہر ہے اور اُن کے بے اصول پن کا ایک مظہر ہے۔ اس سے پہلے مغرب ہی تھا جس نے خمینی ازم کی بنا ڈالی تھی۔ فرانس وہ مغربی ملک ہے جس میں امام خمینی صاحب نے پناہ لی اور بہت لمبے عرصے تک فرانس کی حفاظت میں رہے اور فرانس کے اثر اور تائید کے نتیجے وہ پروپیگنڈا کی مہم جاری کی گئی جس نے بالآخر وہ انقلاب برپا کیا جو ابھی تک جاری ہے اور اس عرصے تک چونکہ مغرب کو یہ خطرہ تھا کہ اگر خمینی ازم اوپر نہ آیا یعنی مذہبی انقلاب برپا نہ ہوا تو شاہ کی نفرت اتنی گہری ہو چکی ہے کہ لازمًا اشتراکی انقلاب برپا ہو گا۔ پس خمینی ازم یا اسلام کے اس نظریے کی محبت نہیں تھی جو ایران میں پایا جاتا ہے بلکہ اس سے بڑے دشمن کا خوف تھا جس نے اِن کو مجبور کیا کہ وہ خمینی ازم کی پرورش کریں اور جب وہ طاقت پا گیا تو کیونکہ وہ مذہبی لوگ تھے اور وہ جانتے تھے کہ مذہبی جذبات کے نتیجے میں ہم ابھرے ہیں، اس لئے لازمًا اُن کے مفاد میں یہ بات تھی کہ مذہبی جذبات کو مشتعل رکھنے کے لئے ایک نفرت کے بدلے دوسری نفرت کی طرف رُخ پھیرا جائے۔ پہلا انقلاب بھی نفرت کی بناء پر تھا اور وہ نفرت شاہِ ایران اور اس کے پس منظر میں اس کے طاقتور حلیف اور سرپرست امریکہ کی نفرت تھی۔ چنانچہ یہی نفرت انہوں نے مذہبی فوائد حاصل کرنے کے لئے استعمال کی اور امریکہ کو شیطانِ اعظم کے طور پر پیش کیا اور ہر طرح سے قوم کے اُن مذہبی جذبات کو زندہ رکھا جو نفرت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس بناء پر اس کے ردّعمل میں خمینی ازم کو تقویت ملنی شروع ہوئی۔ پس پہلے بھی اس علاقے میں جو بدامنی ہوئی۔ جو خوفناک جنگیں لڑی گئیں یا فسادات برپا ہوئے یا قتل و غارت ہوئے یا ناانصافیاں ہوئیں اُن کی بھی بنیادی ذمہ داری مغرب پر عائد ہوتی ہے اور بنیادی اس لئے کہ شاہ کے مظالم میں بھی مغرب ہی کی سرپرستی شامل تھی اور ذمہ دار تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ جیسے آج دنیا میں تجسس کے نظام پر اتنا عبور حاصل ہو چکا ہے کہ دُور دور کے ایسے واقعات جن کے متعلق اس ملک کے رہنے والے بھی ابھی شعور نہیں پاتے۔ ابھی اِحساس اُن کے اندر بیدار نہیں ہوتا، اِن کے انٹیلی جینس کی رپورٹیں ان کو ان سے بھی باخبر کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں جو کئی انقلاب ہوئے ان میں امریکہ سے یہ شکوہ بھی کیا گیا کہ ہمیں خبر نہیں دی۔ یعنی ایک راہنما کی حکومت الٹی ہے۔ ایک پارٹی کو الٹایا گیا ہے اور وہ امریکہ سے شکوہ کر رہے ہیں کہ عجیب لوگ ہیں ہمیں خبر ہی نہیں دی۔ جس ملک میں رہتے ہو، تمہیں اپنے ملک کی خبر نہیں اور شکوہ کر رہے ہو کہ ہمیں خبر نہیں دی۔ پس شعور کی کمی جتنی زیادہ مشرق میں نمایاں ہوتی چلی جا رہی ہے اور اپنے حالات سے بے حسی جتنی بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی ان قوموں کے اندر دوسروں کا شعور بیدار ہو رہا ہے اور دوسروں کے معاملات میں حس تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے،

امریکہ کا رویّہ

پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو پتہ نہ ہو کہ شاہِ ایران نے کیسے سخت مظالم توڑے ہیں اور ان کا کتنا خطرناک ردِّعمل ہے جو ملک میں پنپ رہا ہے۔ ان مظالم کے دوران اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کی اوّل ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے اور دنیا کا۔ کوئی باشعور انسان امریکہ کو اس ذمہ داری سے مبرا نہیں کر سکتا۔ اس میں دشمنی یا جذبات کی بات نہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے جو ادنیٰ سی سمجھ رکھنے والا دانشور بھی آج یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ شہنشاہیت جو ایران کی شہنشاہیت ہے وہ امریکہ کی پروردہ تھی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سارے ردِّعمل کی ذمہ داری اصل میں امریکہ پر عاید ہوتی ہے اور اس ردِّعمل کو سنبھالنے کے لئے امریکہ نے جو طریق کار اختیار کیا وہ بھی ان کے مفاد میں یا ان کے نزدیک دنیا کے مفاد میں ضروری تھا وہ سمجھتے تھے کہ اس ردِّعمل سے اب دو ہی طاقتیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ یا خمینی ازم، مذہب کی طاقت اور یا پھر اشتراکیت ہے۔ اور اشتراکیت چونکہ زیادہ سخت دشمن تھی اور اس دور میں اگر اشتراکیت کو یہاں غلبہ نصیب ہو جاتا تو جو صلح آج روس اور امریکہ کے درمیان ہوئی ہے وہ کبھی واقعہ نہیں ہو سکتی تھی۔ پھر صدامیت پیدا نہ ہوتی۔ پھر روس کی طرف سے اور روسی ایران کی طرف سے مشرقِ وسطیٰ کے امن کو شدید خطرہ درپیش ہوتا اور ایسا خطرہ درپیش ہوتا جس کا کوئی مقابلہ ان کے پاس نہ تھا، مقابلہ کرنے کی کوئی طاقت ان کے پاس نہیں تھی۔ پس بہرحال اپنے مفاد میں اور جیسے جس طرح یہ پیش کرتے ہیں کہ ساری دنیا کے امن کے مفاد میں انہوں نے خمینی ازم کو پیدا کیا اور اس کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ جب وہ طاقت پکڑ گیا تو انہوں نے اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے اپنے نظام کی بقا کی خاطر اور امریکہ کے بد اثرات سے اسے بچانے کے لئے ایک درمیانی راہ اختیار کی جو درمیانی راہ ان معنوں میں تھی کہ روس اور امریکہ کے بیچ میں چلتی تھی۔ مگر اسلامی انصاف کے لحاظ سے وہ درمیانی راہ نہیں تھی کیونکہ انہوں نے اپنے دائیں بھی قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور اپنے بائیں بھی قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور اسلام کے نام پر ایسا کیا۔

پس عالمِ اسلام کو کئی نقصانات پہنچے اور پھر ایران سے اپنا بدلہ لینے کے لئے "صدامیت" کو پیدا کیا گیا اور عراق کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی گئی اور تمام عرب طاقتیں جو ان کے زیر نگیں تھیں ان کے ذریعے بھی مدد کروائی گئی اور براہ راست بھی۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر جب کہ عراق کو شدید خطرہ لاحق ہوا اور صاف نظر آنے لگا کہ ایرانی فوجیں اب بغداد پر قابض ہو جائیں گی تو اس وقت امریکہ نے کھلم کھلا اعلان کیا کہ ایسا نہیں ہو گا یا ایسا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ چنانچہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کی مدافعانہ طاقت کو بڑھا کر جارحانہ طاقت میں تبدیل کیا گیا اور یہ جو دنیا میں آج پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ایسا ظالم اور بے حس انسان ہے کہ POISONOUS زہریلی گیسیں جو اعصاب کو تباہ کرنے والی یا جسم پر چھالے ڈالنے والی یا دم گھونٹنے والی گیسیں ہیں، بنی نوع انسان کے خلاف ان کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، اس لئے اس ظالم سے دنیا کو نجات دلانا ضروری ہے۔ کل یہی وہ قومیں تھیں جنہوں نے وہ گیس بنانے کے طریقے ان کو سکھائے تھے۔ ان کے علم میں تھا اور ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی آنکھوں کے سامنے مسلسل وہ فیکٹریاں بنائی گئیں اور ان کا KNOW HOW (علم) ان کو عطا کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت مقابل پر بڑا دشمن ایران تھا اور ان قوموں کا یہ کہنا اگر آج یہ کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں، یہ کام تو عراق نے خفیہ طور پر خود بخود کر لیے بالکل جھوٹ ہے۔

لیبیا میں جب گیسوں کے کارخانوں کا آغاز ہوا تو اس وقت انہوں نے وہاں بمباری کی اور دنیا میں اعلان کیا کہ ہم کسی قیمت پر اس کارخانے کو قائم نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ یہ دنیا کے امن کے لئے بہت بڑا خطرہ ہوگا اور پھر تفاصیل بیان کیں جو حیرت انگیز طور پر درست تھیں۔ انہوں نے کہا کہ لیبیا کہتا ہے کہ ہم یہ گیسیں نہیں بنا رہے بلکہ دوسری قسم کی فرٹیلائزر یا اور کیمیا تیار کر رہے ہیں تو ہم ان کی تصویریں آپ کو دکھاتے ہیں اندر سے۔ یہ وہ کارخانہ ہے۔ یہاں یہ چیزیں بن رہی ہیں اور یہ یہ چیزیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اتنی ہو چکی ہیں۔ ایک ایک جزء ایک ایک تفصیل کا ان کو علم تھا اور دنیا کے سامنے ان کو پیش کیا تو عراق کے معاملے میں کس طرح آنکھیں بند تھیں۔ جب اس کی پشت پر یہ کھڑے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی قیمت پر بھی ایران کو عراق پر یا عرب دنیا پر فوقیت حاصل نہ ہو اور غلبہ حاصل نہ ہو ورنہ ان کو خطرہ تھا کہ پھر سارا معاملہ ان کے اختیار اور قبضۂ قدرت سے باہر نکل جائے گا اور اس وقت ایران شور مچا رہا تھا کہ ظلم ہو گیا۔ اندھیر نگری ہے۔ ایسی سفّاکی ہے۔ وہ اپنے بیماروں کی تصویریں دکھا رہا تھا اور چند ایک معمولی جھلکیوں کے بعد انہوں نے وہ منظر دنیا کے سامنے لانے بند کر دیئے۔ اب جبکہ اسں جس کو یہ سر پھرا کہتے ہیں اور بیمار دماغ کہتے ہیں، اس بیمار دماغ کو جس کو انہوں نے خود پیدا کیا ہے جب اس بیمار دماغ کو ذلیل اور رسوا کرنا پیش نظر ہے تو وہی تصویریں جو ایران کے وقت پہلے ایران دکھایا کرتا تھا وہ اب یہ ساری دنیا کو دکھا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ایسا ظالم شخص جس نے اپنے بھائی ایرانی مسلمانوں پر ایسے ظلم کئے تھے اس کے ظلم سے دنیا کیسے بچے گی۔ کیسے وہ دوسروں پر رحم کرے گا یا ان سے انسانیت کا سلوک کرے گا تو یہ ردّ عمل جو ہے یہ بھی وہی پرانے ردّ عمل اور وہی پرانا طریق یعنی بیماری کو نہیں دیکھتے جو بیمار سر پیدا کرتی ہے۔ ان طاقتوں کو جو یہ خود طاقتیں ہیں نظر انداز کر دیتے ہیں جو بیماری پیدا کرنے میں مسلسل ممد رہتی ہیں۔ اور ایک بیماری کو آغاز سے لے کر نقطۂ انجام تک پہنچاتی ہیں۔ بلکہ آخر پر توجہ صرف بیمار سروں کی طرف مبذول کرا دیتے ہیں کیونکہ ان کو انہوں نے تن سے جدا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے دنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ ہم مجبور ہیں ایک پاگل ذہن ابھرا ہے جس کا یہ مقدر ہے کہ اسے تن سے جدا کیا جائے ورنہ وہ باقی دنیا کے سروں کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا۔

اسلام کو پہنچنے والے نقصانات

آخری بات وہی ہے۔ یہ بیمار ذہن کیوں پیدا ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ مسلسل مغرب کا سلوک خصوصاً عرب مسلمانوں سے اور ایران کے مسلمانوں سے ظالمانہ رہا ہے، سفّاکانہ رہا ہے۔ جارحانہ رہا ہے اور باوجود اس کے کہ ان میں سے بہت سے ممالک کی دوستیوں کے ہاتھ انہوں نے جیتے۔ ان کی سرپرستیاں کیں اور بظاہر ان کے مددگار بنے لیکن عملاً اس کی وجہ واضح تھی کہ ان سے استفادہ کرنے کیلئے سب سے اچھا ذریعہ ان سے دوستی پیدا کرنا تھا۔ ان کے تیل کی دولت تمام کی تمام اپنے بنکوں میں رکھوائی اور اس سے دہرا فائدہ اٹھایا۔ ایک تو یہ کہ وہ بہت بڑے دولت کے ذخائر بن گئے جس سے ان کی سرمایہ کاری کو غیر معمولی تقویت ملی اور دوسرے ہر خطرے کے وقت ان کی دولت پر قابض ہونے کا اختیار ان کو حاصل ہو گیا۔ اب جہاں دوسری جگہ امانت کی باتیں کرتے ہیں وہاں ان کے امانت کے تصوّر بدل جاتے ہیں۔ یعنی ایک شہری جب دوسرے ملک میں جاتا ہے تو وہ اس کی امانت ہے اس میں خیانت نہیں کرنی چاہیئے مگر امن اور دوستی کے زمانے میں اعتماد کرتے ہوئے ایک بین الاقوامی مالی نظام کے تحفظات سے استفادہ کرتے ہوئے یا ان پر غلطی سے یقین کرتے ہوئے جب دولتیں ان کے بنکوں میں جمع کرائی جاتی ہیں تو کیا حق ہے ان کا کہ کسی دشمنی کے وقت بھی ان کی دولت کے اوپر ہاتھ رکھ دیں اور کہیں کہ اس کو ہم بنی نوع انسان کے فائدے میں سیل SEAL کر رہے ہیں، سر بمہر کر رہے ہیں۔ کتنے ہی مشرقی ممالک ہیں جن کی دولتیں اس طرح ہر لڑائی اور ہر خطرے کے وقت سر بمہر کر دی گئیں اور اب بھی کویت کی دولت سر بمہر کی گئی۔ لیکن وہ ان کو بعد میں ان کی دوستی کی وجہ سے چھوڑ دینے کی نیت سے اور عراق کا سارا سرمایہ جو غیر ملکوں میں تھا اسے سر بمہر کر دیا گیا، تو یہ دجل کی باریکیاں ہیں لیکن ان تمام چالاکیوں کو اور ان تمام ظلموں کو یہ ایک نہایت نفیس CIVILIZE زبان میں پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اس میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کے مقابل پر ہر دفعہ بدنصیب عرب مسلمان دنیا نے ہوش کا جوش سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر دفعہ جوش کو ہوش سے ٹکرا کر جوش کو پارہ پارہ کروایا ہے اور مسلمان دنیا کو مزید ذلیل و رسوا کروایا ہے۔ سب سے بڑی غلطی عرب دنیا نے یہ کی اور ہمیشہ کرتی چلی گئی کہ یہ سیاسی محرکات اور یہ دنیاوی معاملات جن میں خود غرض قوموں کا ردّ عمل مذہب کی تفریق کے بغیر ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ان محرکات کو ان کے مواضع پر، جہاں یہ واقع ہیں، ان تک رکھنے کی بجائے ان کو مذہب میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور جو نفرت پیدا کی گئی وہ اسلام کے نام پر پیدا کی گئی۔ ان قوموں کا جن قوموں نے آپ کے مفادات پر حملہ کیا ہے، مقابلہ کرنے کا انسانیت آپ کو حق دیتی ہے۔ اس کو بے وجہ اسلامی جہاد میں تبدیل کر کے ان کو اور موقعہ دیا گیا کہ پہلے تو یہ صرف اسلامی دنیا پر حملہ کرتے تھے اب وہ اسلام پر بھی حملہ کریں اور تمام بنی نوع انسان کو کہیں کہ اصل بیماری اسلام ہے۔ اسرائیلیت نہیں ہے بیماری ناانصافیاں نہیں ہیں بلکہ اسلام ایک کج مذہب ہے جو کجی پیدا کرتا ہے۔ ایک غیر منصفانہ مذہب ہے جو غیر منصفانہ خیالات کو فروغ دیتا ہے اور ساری بیماریاں اسلامی طرزِ فکر میں ہیں۔ چنانچہ ایران کے ردّ عمل میں بھی جو غیر اسلامی ردّ عمل تھا اور جس کا اسلام سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا لیکن دنیاوی اصول کے مطابق اگر اسں کو پیش کیا جاتا تو بہت حد تک دنیا کو مطمئن کروایا جا سکتا تھا کہ ہم مظلوم رہے ہیں۔ اب ہمارا وقت ہے انتقام لینے کا، ہم مجبور ہیں۔ دنیا کسی حد تک اس کو سمجھ سکتی تھی۔ لیکن اسلامی دنیا کی لیڈر شپ کی جہالت کی حد ہے کہ قولِ سدید کی بجائے، دنیا کو صاف بات بتانے کی بجائے کہ ہم مجبور ہیں۔ ہم بے اختیار ہیں۔ جب بھی ہمیں موقعہ ملے گا، انہوں نے ہمارے اندر اتنی نفرتیں پیدا کی ہیں اور ناانصافیوں کی اتنی صدیاں ہمارے موجودہ ردّ عمل کے پیچھے کھڑی ہیں کہ ہم مجبور ہو کر ایک کمزور آدمی کا ردّ عمل دکھائیں گے جس کے ہاتھ میں جب اینٹ آتی ہے تو وہ اٹھا کر مارتا ہے۔ پھر یہ نہیں سوچا کرتا کہ اس کے نتیجے میں اس کو کیا سزا ملے گی یا طاقتور اس سے کیا سلوک کریں گے۔ اس صورت حال کو تقویٰ کے ساتھ اور اسلامی تعلیم کے مطابق قولِ سدید کے ساتھ نتھار کر اور کھول کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی بجائے، جس میں غیر معمولی فوائد مضمر تھے انہوں نے پھر اسلام پر حملہ کروانے کے اُن کو مواقع فراہم کئے۔ پہلے کہا کہ ہمارے بدن پر حملہ کرو۔ پھر کہا کہ آؤ اب ہماری روح پر بھی حملہ کرو۔ اور ایسی ظالمانہ طور پر اسلامی تعلیم کو توڑ مروڑ کر پیش کیا کہ اس کے نتیجے میں دنیا کے تمام اہلِ دانش جانتے تھے کہ یہ مذہبی ردّ عمل نہیں ہے۔ اس لئے اگر یہ مذہبی کہتے ہیں تو بہت اچھا، ہم ان کے مذہب پر حملہ کرتے ہیں۔ اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ مذہب ٹیڑھا ہے ان کے دماغ ٹیڑھے نہیں ہیں۔

پس وہ سر جن کو یہ بیمار سروں کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے اور جو ان کی پیدا بیماریوں کی وجہ سے بیمار ہوئے تھے، اسی مسلمان دنیا نے ان کو مواقع فراہم کئے کہ اُن کی بیماری کی وجہ بھی اسلام قرار دیا جائے اور غلط تشخیص دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کی جائے اور دنیا اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ کیونکہ جو بیمار ہے اس کی بات زیادہ سنی جاتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ میرے سر میں درد ہے اور ساتھ بتاتا ہے کہ میں نے یہ کھایا تھا اور یہ حرکت کی تھی۔ اس کے نتیجے میں سر میں درد ہے۔ پھر ڈاکٹر اگر کچھ اور بات کہے بھی تو اس پر کسی کو اطمینان نہیں ملتا۔ چنانچہ جب یہ بیمار سر دنیا کو دکھائے جاتے ہیں تو ساتھ کہتے ہیں کہ اس کی بہت اعلیٰ تشخیص تو اس بیمار نے کر دی ہے۔ یہ بیمار کہتا ہے کہ میرا مذہب پاگل ہے۔ میرا مذہب مجھے ناانصافیوں پر مجبور کرتا ہے۔ میرا مذہب مجھے کہتا ہے کہ عورتوں اور بچوں سے ظلم کرو اور اس طرح تم اپنے بدلے اتارو۔ اور اس طریق پر تمہیں انتقام لینے کا اسلام حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتا ہے۔ (سبوتاژ) SABOTAGE کرو۔ بموں سے شہروں کا امن اڑاؤ، جس طرح بھی پیش جاتی ہے تم اپنے دکھوں کا بدلہ لو اور تمہارے پیچھے خدا کھڑا ہے اور اسلام کھڑا ہے اور تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ مذہب کے نام پر ایسا کرو۔ بالکل غلط بات تھی۔ اس میں اس کا ادنیٰ سا بھی کوئی جواز نہیں تھا۔ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں یہ ایسی باتیں ہیں جو دنیا کے سامنے کہیں بھی آپ پیش کریں دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی کہ بیماریاں کیوں ہیں اور بیماری کی وجہ کیا ہے لیکن ان ظالموں نے خود اپنے اوپر ہی حملہ نہیں کرنے دیا بلکہ اپنے مذہب کو بھی حملے کا نشانہ بنانے کے لئے سامنے پیش کر دیا۔ یہ ہے خلاصہ ظلم و ستم کا جو اس وقت روا رکھا جا رہا ہے اور ضرورت ہے، آج سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ اسلامی لیڈر شپ ان محرکات کو، ان مواجہات کو سمجھے اور تمام تر توجہ اصل بیماری کی طرف مبذول کرے اور مبذول کروائے اور دنیا کے سامنے یہ تجزیئے کھول کر رکھے کہ ہم مجبوراً صدام کے مقابل پر تمہارے ساتھ شامل ہوئے ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم بری الذمہ ہو اور اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ صدام کا دور کرنا یا عراق کی بربادی عالم اسلام کا علاج ہے۔ یہ عالم اسلام کے لئے مزید تباہی کا موجب بنے گا۔ اور وہ محرکات جاری رہیں گے اور وہ بیماریاں باقی رہیں گی جن کے نتیجے میں بار بار مشرقِ وسطیٰ کا امن برباد ہوتا ہے اور بار بار دنیا کو ان سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔

اسرائیل کی سرپرستی

پس جہاں تک انصاف کا تعلق ہے اس طرف واپس جا کر دیکھیں تو اسرائیل نے ہر لڑائی کے بعد کچھ مسلمان علاقوں پر قبضہ کیا اور اسے دوام بخشنے میں مغربی طاقتوں نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا۔ ایک انچ زمین بھی ایسی نہیں جسے خالی کروایا گیا سوسوائے مصر کے اور اس وقت مصر کے سینیاء کے ریگستان کو جب یہودی تسلط سے خالی کروایا گیا تو پہلے مصر کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا گیا۔ اسرائیل سے ایسی صلح کرنے پر مجبور کیا گیا جس کے نتیجے میں ان کا تخمینہ یہ تھا کہ مصر ہمیشہ کے لئے اسلامی دنیا سے کٹ جائے گا اور ان کی دشمنیوں کا نشانہ بن جائے گا اور اس بناء پر اس کی بقاء ہم پر منحصر ہوگی اور جب تک ہم اس کا سہارا بنے رہیں گے یہ زندہ رہے گا ورنہ یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ یہ وہ تخمینے تھے جن کی بناء پر انہوں نے ریگستان کے وہ علاقے مصر کو واپس دلوا دیئے جو یہود کے تسلط میں تھے لیکن اس کے علاوہ کہیں بھی ایک انچ زمین بھی واپس نہیں کرائی گئی یعنی اسرائیل سے اُن لوگوں کی زمین واپس نہیں کروائی گئی جو گر کر ذلت کی صلح پر آمادہ نہیں تھے۔ JORDEN (اُردن) کتنی دیر ان کا دوست رہا ہے۔ ابھی بھی جب وہ خبروں میں اس کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارا دوست۔ سب سے زیادہ اس پر انحصار کیا۔ کہتے ہیں کہتے ہم پاگل تھے۔ کیسا بے وفا دوست نکلا۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم نے اس دوستی میں اس کو دیا کیا ہے؟ تمام عرصہ اس دوست کے وطن کا نہایت قیمتی ایک ٹکڑا اس کے دشمنوں کے قبضے میں رہا اور تم نے ہمیشہ دشمن کو تو طاقت دی اور دشمن کو اس ناجائز قبضے کو برقرار رکھنے میں مدد دی اور اس کے باوجود یہ تمہارا دوست تھا۔

قرآن کریم نے جہاں فرمایا ہے کہ غیروں کو دوست نہ بناؤ۔ اس سے بھی بعض غلط فہمیاں پیدا کی گئیں اور اس کے نتیجے میں بعض وسطی زمانوں کے مسلمان علماء نے اسلام کو مزید بدنام کروایا۔ یہ وہ موقعے ہیں جن میں اسلام فرماتا ہے کہ غیروں سے دوستیاں نہ کرو۔ اسلام اور انصاف کے تقاضوں کو بیچتے ہوئے دوستیاں نہ کرو۔ یہ وہ پس منظر ہے جس میں تعلیم ہے اور ساتھ ساتھ ذکر فرما دیا گیا کہ وہ لوگ جو تم سے دشمنی نہیں کرتے جو تم سے ناانصافی کا سلوک نہیں کرتے۔ اُن سے دوستی سے خدا تمہیں منع نہیں کرتا بلکہ ان سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ اسلام ہے لیکن اسلام کی وہ تعلیم جو عقل کی تعلیم ہے اُسے انہوں نے ہمیشہ نظر انداز کیا اور اس تعلیم پر عمل کیا جس کو خود بے عقلی کے معنی پہنائے۔ پس جہاں دوستی سے منع کیا گیا وہاں دوستیاں کیں جہاں دوستیاں کرنے کی تلقین کی گئی اور طریقہ سکھایا گیا کہ کس قسم کی دوستیاں کرنی ہیں وہاں دوستیوں سے باز رہے۔ پس ان کی بیماری کی

آخری شکل یہی بنتی ہے کہ تقویٰ سے دُور جا چکے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ لیکن کتنی بار ڈسے جا چکے ہیں۔ اسی سوراخ میں دوبارہ انگلیاں ڈالتے ہیں اور اسی سوراخ سے بار بار ڈسے جاتے ہیں اور آج تک انہوں نے ہوش نہیں پکڑی۔ پس صاحب ہوش مغرب کے حالات کا تجزیہ کریں تو وہ بھی جاہل ہے اور بے وقوف ہے اور بار بار کے نقصانات کے باوجود آج تک نصیحت نہیں پکڑ سکا کہ اصل بیماری کیا ہے اور جب تک یہ بیماری رہے گی دنیا کے لئے خطرات ہمیشہ اسی طرح ان کے سر پر منڈلاتے رہیں گے۔ اور مقابل پر مسلمان ممالک نے بھی بار بار کی تکلیفیں اٹھانے کے باوجود نصیحت نہیں پکڑی اور بار بار انہیں غلطیوں میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کا کیا علاج ہے اس کا صرف ایک علاج ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں سکھلایا اور جس کی طرف میں نے آپ کو پہلے بھی توجہ دلائی تھی اور اب پھر دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ مختلف بڑی لمبی پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک ٹکڑا میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آخری زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یاجوج ماجوج دنیا پر قابض ہو جائیں گے اور موج در موج اُٹھیں گے اور تمام دنیا کو اس کی طاقت کی لہریں مغلوب کر لیں گی۔ اس وقت دنیا میں مسیحؑ نازل ہوگا اور مسیحؑ اپنی جماعت کے ساتھ ان کے مقابلے کی کوشش کرے گا۔ اُن کے مقابلے کا ارادہ کرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ مسیحؑ سے یہ فرمائے گا کہ .... ہم نے جو یہ دو قومیں پیدا کی ہیں اِن دونوں سے مقابلے کی دنیا میں کسی انسان کو طاقت نہیں بخشی۔ تمہیں بھی نہیں بخشی۔ ایک علاج ہے کہ تم پہاڑ کی پناہ میں چلے جاؤ اور دعائیں کریں۔ دعا ہی وہ طاقت ہے جو ان قوموں پر غالب آئے گی۔

اس میں پہاڑ سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم وہ پہاڑ ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم کے متعلق قرآن (فرماتا ہے کہ) (سورۃ الحشر: آیت ۲۲) کہ یہ قرآن اگر ہم پہاڑ پر بھی اتارتے تو وہ اس کی عظمت سے خشیت اختیار کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ گر جاتا لیکن اس میں نصیحتیں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے آیات ہیں جو فکر کرنے کے عادی ہیں۔ مراد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پہاڑوں پر عظمت حاصل تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پہاڑوں میں سب سے سربلند پہاڑ تھے۔ دنیا کے پہاڑوں میں تو یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کلام کی عظمت اور جلال کو برداشت کر سکے لیکن ایک محمد مصطفیٰؐ ہیں جو سب سے سربلند پہاڑ تھے اور سب سے قوی پہاڑ تھے۔ پس مراد یہی ہے کہ محمد مصطفیٰؐ کی عظمت کی طرف لوٹو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعلیم میں پناہ مانگو۔ اس سے طاقت پاؤ اور اگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عظمت کی طرف لوٹو گے اور اس میں پناہ لے کر دعائیں کرو گے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سائے میں پلنے والی دعائیں کبھی ناکام نہیں جایا کرتیں۔ اس عظمت سے پھر تم بھی حصہ پاؤ گے۔ تمہاری دعائیں حصہ پائیں گی اور دوسرا سبق اس میں یہ ہے کہ اُس زمانے کے تمام مسلمانوں میں سے کسی کے متعلق نہیں فرمایا کہ خدا اُن کو کہے گا کہ تم دعائیں کرو۔ صرف مسیح اور مسیح کی جماعت کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا اس زمانے میں حقیقت میں دعا سے ایمان ہی اٹھ چکا ہو گا۔ دعا کو وہ لوگ اہمیت نہیں دیں گے۔ اس لئے جن لوگوں کو دعا کی اہمیت ہی کوئی نہیں اُن کو دعا کا نسخہ بتانا ہی بالکل بیکار بات ہے۔ چنانچہ اب آپ دیکھ لیجئے کہ کتنے ہی مسلمان راہنماؤں کے بڑے بڑے بیانات آ رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ امریکہ کی طرف دوڑو اور اس سے پناہ لو اور اس سے مدد لو۔ اور کوئی ایران سے صلح کر رہا ہے یا اپنی تقویت کی اور باتیں بیان کر رہا ہے۔ کسی ایک نے، کسی ایک نے بھی خدا کی پناہ میں جانے کا اور محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پناہ میں جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کسی نے یہ نصیحت نہیں کی کہ اے مسلمانو! یہ دعا کا وقت ہے۔ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں دشمن پر غلبہ نصیب ہوگا۔

صرف ایک جماعت کے پاس حل ہے

پس ایک جماعت ہے اور صرف ایک جماعت ہے......... جس کے متعلق خدا نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ اگر عالم اسلام کو بچایا گیا تو اس جماعت کی دعاؤں سے بچایا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظمت میں پناہ لیں۔ آپ کی تعلیم میں پناہ لیں۔ آپ کے کردار میں پناہ لیں۔ آپ کی سنت میں پناہ لیں۔ اور پھر دعائیں کریں۔ پس اس سارے مسئلے کا اگر کوئی عارضی حل تجویز بھی کیا گیا تو ایک بات تو بڑی بالکل واضح ہے کہ وہ حل پہلے سے بدتر حال کی طرف مشرق وسطیٰ کے رہنے والوں کو بھی لوٹائے گا اور دنیا کو بھی لوٹائے گا۔ بہت دردناک حالات پیدا ہونے والے ہیں اور جہاں تک بیماریوں اور دکھوں کا تعلق ہے اس کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ وہ حل اگر ہے تو آپ کے پاس یعنی .... (احمدیہ) جماعت کے پاس ہے۔ آپ دعائیں کریں اور دعائیں کرتے چلے جائیں کیونکہ یہ تکلیفوں کا زمانہ ابھی لمبا چلنے والا ہے۔ ابھی حالات نے کئی پلٹے کھانے ہیں۔ کئی نئے ادوار میں داخل ہونا ہے اس لئے دعا کے لحاظ سے ابھی تاخیر نہیں ہے۔ ہم تو پہلے بھی دعائیں کرنے والے لوگ ہیں لیکن آج کی دنیا میں ان حالات کے پیش نظر، اس تجزیئے کے پیش نظر جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دعا کے سوا آج اِن دنیا کی امراض کا اور امت مسلمہ کی امراض کا اور کوئی چارہ نہیں اور اہلِ مغرب کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا ان کو عقل دے۔ بار بار وہ اپنی چالاکیوں اور اعلیٰ سیاست کے ذریعے دنیا کے مسائل حل کرنے کی کوشش کر چکے ہیں اور ہر بار ناکام رہے ہیں۔ ایک بار بھی ان کی چالاکیاں دنیا کے کام نہیں آئیں چونکہ ان کی چالاکیوں میں خود غرضی ہوتی ہے اور نفسانیت محرّک بنتی ہے آخری فیصلوں کے لئے۔ پس عقلِ کُل کا تقویٰ سے تعلق ہے۔ یہ بات دنیا کو آج تک سمجھ نہیں آئی۔ قرآن کریم .... ایسے تقویٰ پر زور دیتا ہے جس سے فراست پیدا ہوتی ہے۔ جس سے مومن خدا کے نور سے دیکھنے لگتا ہے اور عقلِ کُل اور تقویٰ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ہر چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہوگی وہ لازماً بالآخر ناکامی پر منتج ہوگی۔ اسے چالاکی کہہ سکتے ہیں اسے عقل نہیں کہہ سکتے۔

پس آج دنیا خواہ مشرق کی ہو یا مغرب کی ہو، عقلِ کُل سے عاری ہے کیونکہ تقویٰ سے عاری ہے اور تقویٰ کی دولت کے امین اے ......(احمدیہ) جماعت!! تمہیں بنایا گیا ہے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرو اور جب تک تم اس امانت کے امین بنے رہو گے خدا تمہیں ہمیشہ غلبہ عطا کرے گا اور ناممکن کو تم ممکنات بنا کر دکھاتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔

خبریں

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت دشمن قوتیں بہت مضبوط ہو چکی ہیں۔ ان کی وجہ سے ہی ۶ اگست کو اسمبلیاں توڑی گئیں ان حالات میں پاکستان میں جمہوریت کا مستقبل بہت تاریک دکھائی دیتا ہے۔

○ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے فار ایسٹرن اکنامک ریویو کے حالیہ شمارے میں شائع ہونیوالی اس رپورٹ کی سختی سے تردید کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستانی فوج کے بعض اعلیٰ افسروں نے عراق کے لئے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی خریداری کیلئے۔ چین کے اسلحہ ڈیلروں سے رابطہ کیا تھا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہوں نے کوئی بدعنوانی نہیں کی ان کے ہاتھ صاف ہیں۔ اور اگر سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیشن ۱۹۸۵ء سے اب تک برسراقتدار رہنے والے صدر اور وزراء اعظم کی تحقیقات کرے تو انشاءاللہ وہ بے گناہ ثابت ہوں گی۔ بلاول ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے۔ بینظیر بھٹو نے کہا کہ وہ مسلح افواج سے محاذ آرائی نہیں چاہتیں بلکہ افواج کا احترام کرتی ہیں۔

○ حیدرآباد اور لطیف آباد میں تشدد کی تازہ لہر کے چوتھے روز بھی فائرنگ کے واقعات پیش آئے لطیف آباد میں شر پسندوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس سے ایک شخص ہلاک اور پانچ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

○ پاکستان سٹیٹ آئل کے سابق مینجنگ ڈائریکٹر امجد حسین کو تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن سابقہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے سندھ کی قومی اسمبلی کی ۴۶ میں سے ۲۱ حلقوں پر نئے امیدواروں کو ٹکٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ روسی صدر گورباچوف اور صدر بش کے مابین ہلسنکی میں ملاقات کے بعد صدام حسین نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کویت پر عراقی قبضے سے پہلے کی صورت حال واپس لانے کی کوئی بھی کوشش بے سود ہوگی۔ اور بیرونی مداخلت سے علاقے میں عدم استحکام پیدا ہوگا۔ صدر صدام نے صدر بش کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے ملک کو جنگ کے دہانے پر لے جا کر امریکہ کے وقار کو داؤ پر نہ لگائیں اور روس پر نقطہ چینی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ امریکی دباؤ کو مسترد کر کے روس کی سپر طاقت کی حیثیت بحال کریں۔

○ یوراگوئے میں ۱۵ اکتوبر سے ہونے والی بین الپارلیمانی یونین کانفرنس کا مسئلہ اٹھایا جائے گا۔ یہ بات برطانیہ پاکستان پارلیمانی گروپ کے چیئرمین سرجان ویلر نے پاکستان ہائی کمیشن کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے لندن میں کہی انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بھارت کی مسلح افواج پاکستانی افواج سے تعداد اور وسائل میں چار گنا بھاری ہیں لیکن پاکستان جارحیت کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

○ کویت کے جلاوطن حکمرانوں نے کہا ہے دنیا اس امر کو یقینی بنائے کہ عراق اقوامِ متحدہ کی ان قراردادوں کو تسلیم کرے جن میں اسے کویت سے نکل جانے کیلئے کہا گیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق کویت کے وزیر اعظم اور ولی عہد نے پیرس میں رپورٹروں سے کہا کہ ان کا ملک اس سے کم کسی بات پر تیار نہیں ہوگا اور وہ اپنے وطن کی ایک انچ زمین سے بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔

○ بھارتی فوج نے سرینگر کے قریب ایک فوجی چوکی پر مسافر بس کو روک کر اس پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں بس میں موجود ۲۸ افراد شہید ہو گئے ہیں وائس آف امریکہ کا دعویٰ ہے کہ بس میں سوار حریت پسندوں نے فوجیوں پر فائرنگ کی جس سے دو فوجی ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔

روزنامہ الفضل
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

ملک پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ
فون آفس پی پی ۹۹۷
گھر ۳۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رشید احمد صاحب جاوید دارالرحمت وسطی ربوہ کے ہم زلف مکرم نذیر احمد صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ کا میو ہسپتال میں مثانے کا چوتھا اپریشن مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۰ء کو ہو رہا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ابن حکیم محمد دین صاحب شیخوپورہ کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں سخت چوٹ آئی ہے۔

○ مکرم عبد الباسط صاحب قیصر اوکاڑہ کی دادی صاحبہ ایک عرصہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم نور حسین صاحب میرابھر کا میرپور آزاد کشمیر موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ ایک بیل نے ٹکر ماردی جس سے انہیں چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم عبد السلام صاحب کارکن دفتر وصایا کا بیٹا محمد اظہار ٹائیفائیڈ بخار اور تلی بڑھ جانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم محمد عالم صاحب آف بھون ضلع چکوال پر دل کا حملہ ہوا ہے۔

○ مکرم سلطان احمد ناصر صاحب محلہ دارالشکر ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کا رسولی کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب آف میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ عرصہ ایک سال سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو کامل شفاء عطا کرے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام خالدہ کنول سے تبدیل کر کے خالدہ پروین رکھ لیا ہے۔ براہ کرم مجھے آئندہ نئے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

خالدہ پروین دختر
مختار احمد۔ مکان نمبر ۱
محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

سانحۂ ارتحال

○ مکرم کرامت اللہ صاحب وڑائچ ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ (سابق زعیم انصار اللہ چک نمبر ۳۷، جنوبی ضلع سرگودہا حال مقیم دارالصدر شمالی ربوہ) مورخہ ۱۱ ستمبر قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر قریباً ۴۲ سال تھی۔ آپ چوہدری عصمت اللہ صاحب وڑائچ کے چھوٹے بھائی اور بشارت احمد صاحب بھٹی کے داماد تھے۔ نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ عالیہ نے پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی اور بعد تدفین چوہدری رشید الدین صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کرائی۔ موصوف نے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور ایک بچی سوگوار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے کی عمر تقریباً دس سال ہے۔

○ محترمہ امۃ اللہ بیگم چغتائی صاحبہ بنت مکرم مرزا غلام نبی صاحب چغتائی پورن نگر سیالکوٹ زوجہ مکرم محمد بشیر صاحب زیروی لاہور مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۹۰ء کو اپریشن کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔

موصوفہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۱۰ ستمبر کو نماز فجر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے نماز جنازہ بیت المبارک میں پڑھائی اور بعد ازاں تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

○ مکرم صوفی تاج دین صاحب ابن خداداد صاحب سندھو محلہ باغبانپورہ شہر گوجرانوالہ مورخہ ۲۶ اگست ۹۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں بعد نماز مغرب جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد بھی مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ہی دعا کرائی۔

موصوف نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب بٹ ولد مکرم برکت علی صاحب بٹ محلہ دارالیمن غربی ربوہ ۳ ستمبر ۹۰ء کو بروز سوموار دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ آپکی عمر ۵۵ سال تھی۔ موصوف نے بیوہ کے علاوہ اپنے پیچھے ۳ بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

○ محترمہ گلشن آرا صاحبہ زوجہ مکرم راجہ منیر حسین انور صاحب (شیخوپورہ) مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع شیخوپورہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

○ مکرم جلال الدین صاحب شاد ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ و نمائندہ الفضل برائے ضلع سیالکوٹ کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں محمد اقبال صاحب گوندل بعمر ۸۵ سال مورخہ ۱۴ اگست ۹۰ء کو وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اگلے روز بیت المبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم عبد الاکبر خان اکاؤنٹنٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بہنوئی مکرم خان ہدایت اللہ خان صاحب آف حیات آباد پشاور ۶ جولائی ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ موصی ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

دعائے نعم البدل

مکرم احسان الٰہی صاحب عابد دارالیمن شرقی ربوہ کی بچی امۃ الحیٔ عمر ڈیڑھ سال مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۹۰ء کو بشیر آباد سندھ میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئی۔ جنازہ ۲۹ اگست کو ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

ولادت

مکرم حفیظ الرحمٰن شاہد صاحب ابن مکرم عطاء المنان صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۹۰ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام نبہان شاہد رکھا گیا ہے۔

○ مکرم مرزا ظفر محمود صاحب اور مکرمہ امۃ الباری ناہید ظفر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ اگست ۹۰ء کو بیٹا عطا کیا ہے عزیز وقفِ نو کی سکیم میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "انصر محمود" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مرزا نذیر احمد صاحب دارالعلوم غربی کا پوتا اور مکرم خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر مال آمد کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد القیوم صاحب سابق ٹیچر احمدیہ سکول سیرالیون کو اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۰ء کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "بشریٰ جبین" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ کی پوتی اور مکرم پیر ہارون الرشید صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبد البصیر صاحب آف نواب شاہ کو یکم اپریل ۱۹۹۰ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "فرخندہ بصیر" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب (نوابشاہ) کی پوتی اور مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب آف کراچی کی نواسی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک "وقفِ نو" میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت و درازی عمر سے نوازے۔

فضلِ عمر ہسپتال کے لئے عطیہ

جماعت احمدیہ فیصل آباد کے مختلف احباب نے اپنے مریض نادار بھائیوں کے علاج کے لئے مد امداد مریضاں میں مبلغ -/۳۲۲۶ روپے کی رقم داخل خزانہ کروائی ہے۔ قارئین ان سب عطیہ دہندگان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۴۱:- امتہ المتین زوجہ چوہدری حمید احمد صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۴ تولہ مالیتی ۱۴۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ المتین زوجہ چوہدری حمید احمد صاحب معرفت باسل کریانہ سٹور لطیف آباد۔ حیدرآباد۔ گواہ شد نمبر۱ حمید احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۹۳۱۔ گواہ شد نمبر۲ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۲:- میں بشیر احمد وسیم ولد چوہدری شریف احمد قوم کاہلوں پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ۶ حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد وسیم باسل کریانہ سٹور لطیف آباد ۶ حیدرآباد کوڈ نمبر ۷۱۸۰۰۔ گواہ شد نمبر۱ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ لطیف آباد حیدرآباد۔ گواہ شد نمبر۲ منصور احمد وصیت نمبر ۱۹۴۹۵۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۳:- میں نصرت طاہرہ زوجہ مبشر احمد وسیم قوم سرا پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ۶ حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی زیورات تین تولہ مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۷۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ کل جائیداد ۲۱,۲۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت طاہرہ معرفت باسل کریانہ سٹور لطیف آباد ۶ حیدرآباد۔ گواہ شد نمبر۱ منصور احمد وصیت نمبر ۱۹۴۹۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۴:- میں منور احمد ولد چوہدری شریف احمد صاحب قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر ۶ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منور احمد باسل کریانہ سٹور لطیف آباد ۶ حیدرآباد کوڈ نمبر ۷۱۸۰۰ گواہ شد نمبر۱ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ گواہ شد نمبر۲ منصور احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد۔

هوالشافی
CMC

کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۰/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

ہیڈ آفس
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر رجبہ ہومیو) لاہور کراچی
گولبازار - ربوہ فون نمبر ۷۷۱ - ۶۰۶

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 - 626280

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جام عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
گولبازار ۔ ربوہ
فون:۔ ۶۴۳/۵۵، گھر:۔ ۷۴۹ ۔ ۵۴۹

چار سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش
النور کوچنگ سنٹر
مڈل ، میٹرک (سائنس و آرٹس) ایف ۔ اے ،
ایف ۔ ایس سی کے امتحانات کی تیاری کے لئے ۔
۱۔ انفرادی توجہ ، ۲۔ سپیشل کوچنگ ، ۳۔ یقینی کامیابی
طلباء و طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ اوقات کار
طالبات کیلئے لیڈی ٹیچر (لیکچرار) کا انتظام ہے ۔
برائے رابطہ
دفتر النور کوچنگ سنٹر (الفیض فلیٹس)
دوسری منزل ۴ تا ۷ بجے شام
دیگر اوقات میں رابطہ کیلئے
مکان نمبر ۷/۱۴ دار الصدر غربی حلقہ لطیف (ربوہ)

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

قدیمی ، اوّلین ، شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ۷۳۹۹۷
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
برانچیں
کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور :۔ 1 - D - ۳ گلشن راوی
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ :۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر ۵۵۸

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص
مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۲۱۳۴

ہوائی سفر
بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں ۔
نوبل مین ٹریولز
۲۱/۴ مین سوک سنٹر
نزد جی پی او
اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷
۸۲۲۹۳۳

گلے کی سوزش ، جلدی امراض ۔ بال گرنا ۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں ۔ بے خوابی ۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض ۔ حمل کی تکالیف ۔ پرانے بخار ۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے ۔ عام اور ناک کی رسولیاں ۔ معدہ کے امراض کیل مہاسے ۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ ۔
بمبئی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ۔ رحمت بازار ربوہ

کاروباری حضرات توجہ فرمائیں

ہم نے بفضلِ تعالیٰ آپ کے کاروبار کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل مراعات فراہم کی ہیں ۔ آپ اپنی اوّلین فرصت میں اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ۔

I جدید ٹیکنالوجی کے شاہکار (ان کی سب ایجنسی آسان شرائط پر حاصل کریں ۔

SECURITY SYSTEMS (ALARMS) کار اور رہائش گاہ کیلئے سیکیورٹی الارم ۔ DICTATING MACHINES (GERMANY) دفتری کاروبار کو مربوط کرنے کیلئے نہائت کار آمد ۔ TRICKTRACER (HOLLAND) ہر قسم کی کرنسی اور دستاویزات کی صحیح جانچ پڑتال کے لئے اصل و نقل کا امتیاز ۔ COMPUTERS ۔ FAX & COPTERS کے فاضل پرزہ جات جاپان و دیگر ممالک سے درآمد کا فوری انتظام ۔ II گھریلو صنعت کیلئے ہر قسم کا خام مال اور مشینری کے پرزہ جات بموجب برانڈ متعلقہ ملک سے درآمد کرنے کا معقول اور فوری انتظام ۔ III LEATHER SCRAPS اعلیٰ قسم کے چمڑے کے ٹکڑے مناسب سائز انگلینڈ اور امریکہ سے تھوک کے حساب درآمد کرنے کا خاطر خواہ بندوبست ۔ نمونہ جات برائے ملاحظہ موجود ۔ IV ٹی ، وی ۔ ریڈیو ۔ ٹیپ ریکارڈ ۔ واشنگ مشین کے فاضل پرزہ جات چین وغیرہ سے درآمد کیلئے سب ایجنسی کے حصول کا انتظام ۔ V CHINA چائنہ سلک درآمد کرنے کیلئے نمونہ جات ملاحظہ فرمائیں ۔ VI شادی بیاہ دیگر پُرمسرت تقریبات کیلئے تحائف کی پیکنگ کیلئے نہائت دیدہ زیب ۔ خوشنما رنگین کاغذ کے رول حاصل کریں ۔ نمونہ جات برائے انتخاب موجود ہیں ۔ حسبِ خواہش ان پر تہنیت کے پیغام بھی چھپوائے جا سکتے ہیں ۔ VII محفوظ سرمایہ کاری کیلئے مناسب اور منفعت بخش شرائط پر ہماری پیش کش پر کاروبار میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں ۔ VIII جو حضرات رموزِ تجارت اور انگریزی زبان میں غیر ملکی ایجنسیوں سے خط و کتابت میں دسترس حاصل کرنا چاہیں وہ ادارہ ہذا سے فارم درخواست پانچ روپیہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بھجوا کر مجوزہ فیس کی ادائیگی کے بعد بذاتِ خود یا بذریعہ خط و کتابت استفادہ حاصل کر سکتے ہیں ۔

ہم آپکی پیشوائی کے منتظر ۔ رابطہ ٹیلیفون نمبر ۲۲۱۸۳ پوسٹ بکس نمبر ۳۰۵ ۔ لاہور

آپ کے خیر اندیش
ایم ۔ ایم ۔ احمد خان ایاز
مینجنگ ڈائریکٹر